مدیر کے نام

عقیل امین احمد لون ٬جہلم

محترم شاہنواز فاروقی نے ’اخوان المسلمون کی شان دار کامیابی‘ (جنوری ۲۰۰۶ء) میں جو کچھ لکھا ہے علامہ اقبال بھی بہت عرصہ قبل یہ لکھ چکے ہیں ؎

رنگ گردُوں کا ذرا دیکھ تو عُنّابی ہے
یہ نکلتے ہوئے سورج کی اُفق تابی ہے

علامہ اقبال نے مجملاً یہ بات کہی تھی لیکن شاہنواز فاروقی نے اس بات کو کھول کر بیان کیا ہے کہ عراق میں امریکا کو ہزیمت سے دوچار کرنے والے کوئی تنخواہ دار بریگیڈیئر‘ کرنل‘ جنرل یا فیلڈ مارشل نہیں‘ اور نہ کوئی بکتربند فوج ہے بلکہ صرف اور صرف چند افراد کی قوتِ ایمانی اس کے مدِ مقابل ہے___ اور وہ بھی غیر منظم۔ اگر اسلام منظم ہوکر مدِ مقابل آجائے تو......

احمد علی محمودی ٬بہاول پور

لبیك اللھم لبیك (جنوری ۲۰۰۶ء) قلب کی گہرائی سے نکلے ہوئے یہ کلمات بہت پُراثر اور ضیوف الرحمٰن کے لیے نادر تحفہ ہیں۔ اس سے بہتر‘ جامع اور مدلل تشریح اس سے قبل نظر سے نہیں گزری۔ اسے بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ اس کا خوب صورت پہلو اس کا دعوتی رنگ ہے۔ تاہم‘ تلبیہ میں ان الحمد والنعمة کے بعد لك والملك کو علیحدہ کر کے عنوان بنا دینے کے بجاے متصل ہی دینا مناسب تھا۔

عتیق الرحمٰن صدیقی ٬ہری پور

’قربانی اور فلسفۂ قربانی‘ (جنوری ۲۰۰۶ء) ایک خوب صورت اور دل کش تحریر ہے۔ سید مودودیؒ نے تسلیم و رضا اور فدویت کے فلسفے کو ایسے کیف زا اسلوب میں پیش کیا ہے کہ بار بار مطالعے کو جی چاہتا ہے۔ اسلام کی اصل روح یہی ہے کہ بندۂ مومن اپنی تمام محبتوں کو حق کی محبت پر قربان کرنے کے لیے آمادہ رہے۔ آیت الکرسی کا مطالعہ اچھی کاوش ہے مگر اس کی براہِ راست تشریح و توضیح بھی مقصود تھی جس سے صرفِ نظر کیا گیا ہے۔ کشمیر واقعی خطرناک سیاسی زلزلوں کی زد میں ہے۔ ’پیرانِ پارسا‘ اسے جھٹکوں پہ جھٹکے دیے چلے جا رہے ہیں۔ پروفیسر خورشید احمد کا تجزیہ اور نقد یقیناً فکر افروز ہے اور چراغِ راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔